RAHAT-UL-QULOOB
Bi-Annual, Trilingual (Arabic, English, Urdu) ISSN: (P) 2025-5021. (E) 2521-2869
Project of **RAHATULQULOOB RESEARCH ACADEMY,**
Jamiat road, Khiljiabad, near Pak-Turk School, link Spini road, Quetta, Pakistan.
Website: www.rahatulquloob.com
Approved by Higher Education Commission Pakistan
Indexing: » Australian Islamic Library, IRI (AIOU), Tahqeeqat, Asian Research Index, Crossref, Euro pub, MIAR, ISI, SIS.

TOPIC

ابوالامتیاز ع س مسلم کی نعت کے علمی مآخذ

Scholarly references of Abul Imtiaz Ain seen Muslim’s Naat

AUTHORS
1. Dr. Raheela BiBi, Assistant Professor, Shaheed Benazeer Bhutto Women University, Peshawar, Pakistan. Email: dr.raheelabibi@sbbwu.edu.pk
2. Dr. Zeenat BiBi, Assistant Professor, Shaheed Benazeer Bhutto Women University, Peshawar, Pakistan. Email: zeenatbibi@sbbwu.edu.pk

How to Cite: bibi, Dr Raheela, and Dr. Zeenat bibi. 2022. “URDU: ابوالامتیاز ع س مسلم کی نعت کے علمی مآخذ: Scholarly References of Abul Imtiaz Ain Seen Muslim’s Naat”. *Rahat-Ul-Quloob* 6 (1), 131-36. https://doi.org/10.51411/rahat.6.1.2022/351.

URL: http://rahatulquloob.com/index.php/rahat/article/view/351
Vol. 6, No.1 || Jan–Jun 2022 || URDU-Page. 131-136
Published online: 01-01-2022

QR. Code

ابو الامتیاز ع س مسلم کی نعت کے علمی ماخذ

Scholarly references of Abul Imtiaz Ain seen Muslim's Naat

راحیلہ بی بی [1] زینت بی بی [2]

ABSTRACT

Ain seen Muslim owns a distinctive dignity among the hamd and naat writers due to his preciseness. He exhibited immense reverence for Sunnah and hadith along with the crystalline significance of oneness and prophet hood. His eminence lies in his discernment and sagacity in his naat full of verbatim. A defining feature among the salient characteristics of his eulogies is the erudite aspect of his poetry. His eulogies brim with scholarly references.

Keywords: Ain seen Muslim, Islamic Poetry, naat, scholarly references.

بنی نوع انسان کے لیے یہ بات اعزاز کا باعث ہے کہ وہ کلام کر سکتا ہے۔ گفتگو کے قرینے اور نئے انداز اسے دوسروں پر فضیلت بخشتے ہیں اور اس سے بڑھ کر اور کیا شرف ہو گا کہ انسان لکھنا سیکھ لے، اپنا مافی الضمیر دوسروں تک پہنچا سکے اور کرم افزائی کی حد یہ ہے کہ انسان پر شاعری کا نزول ہونے لگے اور وہ نظم و غزل اور دیگر اصناف سخن میں کمال حاصل کر لے۔ مگر رب تعالیٰ کا اس سے بڑھ کر اور کرم کیا ہو گا کہ وہ ایک شاعر کو حمد و نعت لکھنے کا طریقہ اور ہنر سکھا دے اور ایک شاعر اپنی زبان و قلم کو صرف اللہ تعالیٰ کی وحدانیت کے بیان اور رسالتؐ کے خصائل کے اظہار کے لئے وقف کر دے۔ ابو الامتیاز ع س مسلم کا شمار ایسے ہی نابغہ روز گار شعرا میں ہوتا ہے جنہوں نے اپنے فن اور صلاحیتوں کو نعت گوئی اور حمد نگاری کے لئے وقف کر دیا۔ ڈاکٹر طاہر تونسوی تحریر کرتے ہیں:

"ادب میں ان کی ثابت قدمی نصف صدی کا قصہ ہے، دو چار برس کی بات نہیں بلکہ پانچ سات برس اوپر کی بات ہے۔ ع س مسلم نے اردو افسانے سے اپنے ادبی سفر کا آغاز کیا اور پھر میدان شعر میں اترے تو غزلیں، نظمیں، گیت اور دوہے کہے، پھر طبیعت پلٹی تو کاروان حرم کے مسافر اور شہر مدینہ کے متوالے ہو گئے۔ یوں حمد و نعت کے لئے اپنے آپ کو وقف کر دیا بلکہ اس میں کھو گئے" [1]

لیکن حمد و نعت کی طرف شاعر کی یہ رجعت بس ایک رجعت ہی نہیں تھی اور نہ ہی شاعرانہ ذوق کے لئے بس منہ کا ذائقہ بدلنے کی ایک کاوش۔ بلکہ حمد و نعت کی طرف شاعر کی یہ رجعت اصل میں محرکات اور تحریکات کا پیش خیمہ ہے۔ افسانوں کے مجموعے "ایک ٹہنی کے پھول" غزلوں نظموں، گیتوں اور دوہوں کا مجموعہ "اوس اور کرنیں" تحریر کرنے کے دوران ان کی کیا کیفیت رہی۔ وہ ان الفاظ میں اس کیفیت کا اظہار کرتے ہیں: "گدازِ محبت کی بے صدا نغمگی، نجانے کب سے خیال کی لہروں پر سازِ شوق کو چپکے چپکے چھیڑ رہی تھی لیکن میں نے اس نہج پر نہ سوچا تھا۔ نہ تو اس کی ضرورت تھی، اور نہ ہی دھیان کبھی اس طرف گیا۔ شاید اس لئے کہ حمد و نعت کی موج ایک نہایت ہی غیر محسوس طور پر آہستہ آہستہ خوشبوؤں میں لپٹی ہوئی باد صبا کی طرح رگ و پے میں داخل ہوئی اور پھر دفعتاً نس نس میں سما گئی"۔ [2]

قدسی الاصل فکر کے حامل ابو الامتیاز ع س مسلم کی نعتوں کے موضوعات میں حیرت انگیز تنوع ہے۔ آپ کا گہرا مشاہدہ اور حکیمانہ

نظر آپ کو نعت گو شعرا میں منفرد مقام بخش رہی ہے۔ ابوالامتیاز ع س مسلم کی نعت گوئی کی جملہ خصوصیات میں سے مسلّم اور منفرد خصوصیت آپ کی شاعری کا علمی پہلو بھی ہے۔ اابوالامتیاز ع س مسلم کے ہاں نعتوں میں علمی حوالوں کی کثرت ہے۔ یہی علمی انداز ابوالامتیاز ع س مسلم اور ان کے کلام کو دوسرے نعت گو شعرا کے کلام سے ممیّز کرتا ہے۔ ابوالامتیاز ع س مسلم کے نعتیہ مجموعوں کو پڑھ کر ان کی اس بے مثل قدرت اور کمال صلاحیت کا احساس ہوتا ہے کہ ان کا قرآن کا مطالعہ اور مشاہدہ اس قدر وسیع تھا کہ تقریباً ہر شعر میں کسی نہ کسی حوالے کا التزام ملتا ہے۔ جس سے پڑھنے والوں کو نعت کے ذریعے حضور کے اوصاف کا اندازہ ہوتا ہے اور علمی استعداد میں اضافہ ہوتا ہے۔ قرآن پاک میں اللہ تعالیٰ کا ارشاد ہے:

اِنَّ اللّٰهَ وَمَلٰٓئِكَتَهٗ يُصَلُّوْنَ عَلَى النَّبِيِّ ؕ يٰٓاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا صَلُّوْا عَلَيْهِ وَسَلِّمُوْا تَسْلِيْمًا۔ [3]

ترجمہ: اس کے فرشتے نبیؐ پر رحمت بھیجتے ہیں۔ اے ایمان والو! تم بھی ان پر رحمت اور خوب سلام بھیجا کرو۔

ابوالامتیاز نے نبی کریمؐ کے اس امتیازی وصف کو یوں بیان کیا ہے:

زمین بھی مدّاح، آسمان بھی مدّاح

میرے نبی کے ہیں دو جہاں مداح

سلام عرش بریں سے آتے ہیں

فلک فلک پر ہیں قدسیاں مدّاح [4]

ابوالامتیاز ع س مسلم نے نبیؐ سے والہانہ عشق کو قرآنی حوالوں سے ملا کر نعت میں اظہار عشق رسولؐ کو ایک نئی صورت سے نوازا ہے۔ ڈاکٹر پروفیسر ریاض مجید نے ابوالامتیاز ع س مسلم کی اس انفرادیت کو حوالہ جاتی نظام قرار دیا ہے اور ان الفاظ میں سراہا ہے:

"قرآن کریم اور احادیثِ رسول اکرم کا لفظی ہی نہیں معنوی تعلق بھی جہاں کہیں ان کے شعروں میں ظاہر ہوا ہے انہوں نے اس کا بھی حوالہ دیا ہے، ان کے حوالے جداگانہ طور پر بھی مطالعہ کے لائق ہیں۔۔۔۔۔۔ بعض جگہوں پر یہ حوالے تعلیقات بن گئے ہیں اور متعلقہ خیال کے پورے سیاق وسباق اور شانِ نزول کو احسن طریقے سے ظاہر کرتے ہیں"۔ [5]

ابوالامتیاز ع س مسلم نے اپنی نعتوں میں جگہ جگہ قرآنی آیات کو نہایت ہی بر موقع استعمال کیا ہے۔ مصرعے جس موزونیت کا تقاضا کرتے ہیں وہ اپنی جگہ برقرار ہے۔ اور قرآنی حوالوں میں الفاظ کی حرمت کا احساس اپنی جگہ مسلّم ہے۔ ایمان اور ایقان کے سلسلے میں یہ سعادت کس درجہ اہمیت کی حامل ہے کہ نعت کہنے کی صورت میں جن احساسات، جذبات اور خیالات کو رقم کیا گیا ان کے پس منظر میں قرآن کا گہرا مطالعہ پوشیدہ ہے اور اس مطالعہ کی بنیاد پر ہی اصل میں شاعر نے اپنی عقیدت افروز کلام کی عمارت کھڑی کی ہے اور کس قدر اخلاص، عقیدت و احترام کے ساتھ شاعرانہ حوالوں کو مکمل تفصیل کے ساتھ رقم کر دیا ہے، زمزمۂ سلام کا ایک شعر:

سلام ان پر خدا سے ہے محبت جن کی طاعت

نجاتِ آخرت ہے، ہو اگر ساعت بہ ساعت [6]

اس ضمن میں ابوالامتیازع س مسلم نے جو قرآنی حوالہ استعمال کیا ہے، وہ کس قدر پر لطف اور حرمت سے بھرپور ہے۔ ارشاد باری تعالیٰ ہے: قُلْ اِنْ كُنْتُمْ تُحِبُّوْنَ اللّٰهَ فَاتَّبِعُوْنِيْ يُحْبِبْكُمُ اللّٰهُ وَيَغْفِرْ لَكُمْ ذُنُوْبَكُمْ ؕ وَاللّٰهُ غَفُوْرٌ رَّحِيْمٌ۔[7]

ترجمہ: آپ کہہ دیجیے کہ اگر تم اللہ سے محبت رکھتے ہو تو میری اطاعت کرو، اللہ تم سے محبت کرے گا اور تمہارے گناہ بخش دے گا۔ اللہ بڑا بخشنے والا مہربان ہے۔

یہ بات روز روشن کی طرح عیاں ہے کہ حضورؐ اپنی جناب سے تو کچھ نہیں کہتے بلکہ اُن پر تو وحی الٰہی نازل ہوتی ہے۔ اس ضمن میں شاعر نے قرآنِ کریم کی جس آیت کو بطور حوالہ پیش کیا ہے، ارشادِ باری تعالیٰ ہے: "اور وہ اپنی خواہشِ نفس سے کچھ نہیں کہتے۔ (ان کا کلام تو) تمام تر وحی الٰہی ہے جو ان پر نازل کی جاتی ہے[8]"۔ حضورؐ کے کلام کو حق کا کلام قرار دینے کا اظہار ابوالامتیازع س مسلم نے اس انداز سے کیا ہے:

سلام اُن پر کہ ہو حرفِ زبان ہے قولِ حق
بشر کے رُوپ میں حق کا تکلم ہیں تو آپؐ[9]

اکثر اوقات ایسا بھی دیکھا گیا ہے کہ ایک شعر میں دو حوالے یا زائد بھی قرآنی آیات سے لیے گئے ہیں۔ حضورؐ کی آمد سے حکمت اور دانائی کا اک نیا باب رقم ہوا، اور اللہ تعالیٰ نے انسان ہی کے لیے زمینوں اور آسمانوں کو تسخیر کیا، یہ بظاہر دو الگ الگ مواقع ہیں مگر شاعر نے کیا بے مثل یکجائی کی ہے:

ہر دم رواں دواں ہوا حکمت کا آبشار
تسخیرِ کائنات کے سارے ہنر ملے[10]

امورِ دین میں صحیح فہم کاری کو حکمت کا نام دیا گیا ہے اور واقعی جس کو حکمت ملی اس پر اللہ تعالیٰ کا خاص کرم اور مہربانی ہو گئی۔ اس مصرعے کی وضاحت شاعر نے اللہ تعالیٰ کے بابرکت کلام سے اس حوالے کے ذریعے کی ہے:

وَمَنْ يُّؤْتَ الْحِكْمَةَ فَقَدْ اُوْتِيَ خَيْرًا كَثِيْرًا ؕ اور جسے حکمت عطا ہوئی اسے یقیناً خیرِ کثیر عطا ہو گی"۔[11]

دوسری جانب مصرع ثانی میں شاعر نے جس تسخیرِ کائنات کا ذکر کیا ہے وہ الفاظِ خداوندی میں یوں بیان ہوا: "کیا تم نہیں دیکھتے کہ اللہ نے تمارے لئے تسخیر کر دیا ہے اس سب کو جو آسمانوں اور زمینوں میں ہے، اور تم پر پوری کر رکھی ہیں اپنی تمام ظاہری و باطنی نعمتیں"۔[12]

حضرت محمد ﷺ سے گہرا عشق اور عقیدت ابوالامتیازع س مسلم کی شاعری کا ایک معتبر حوالہ ہے۔ حضور ﷺ سے اس گہری عقیدت کے پھول شاعر کے تخیل کی ان رفعتوں تک رسائی حاصل کر لیتے ہیں جہاں سوائے محبت کے اور کچھ نہیں۔ جب انسان کو کسی ذات سے عقیدت ہو جاتی ہے تو اسکے رنگ آہنگ بلکہ انگ انگ سے محبت کی سلسبیل جاری ہو جاتی ہے۔ مولانا محمد خالد غازی پوری نے ایک مضمون "مضرابِ یقین" میں ابوالامتیازع س مسلم کے احترام بھرے لہجے کی بھرپور داد دی ہے "وہ عقیدت محبوب کبریا، خاتم الانبیا، سرورِ دو عالم، احمدِ مجتبیٰ محمد مصطفیٰ ﷺ کی ذاتِ والا صفات سے ہو تو پھر سپہر زیست کے افق سے ایسی کہکشاں نمودار ہوتی ہے جو فکر و تخیل کو اسیر اور نگاہِ دل کو تسخیر کرتی چلی جاتی ہے، جناب ابوالامتیازع س مسلم ایک باتوفیق اور سچے عاشقِ رسول ہیں، ان کی شاعری کوثر و تسنیم سے دھلی ہوئی ہے اور فکر و تخیل

باوضو ہے"۔[13]

حضور ﷺ کی محبت کا شرف حاصل ہو جانا ایک احسانِ عظیم ہے کہ اللہ روشن دلان کے دل میں ہی یہ محبت اور عقیدت پیدا کرتا ہے، تیرہ دل اس نعمتِ عظیم سے محروم ہیں، حضور کی شخصیت جو سیرت و کردار کا بے مثل نمونہ ہے، ابوالامتیاز ع س مسلم کو سیرت النبیؐ کا ہر گوشہ اور حصہ پسند تھا، ابوالامتیاز کے نعتیہ کلام کو اگر غور سے دیکھا جائے تو معلوم ہوتا ہے کہ قرآنی حوالوں کے بعد حدیث و سنت کے حوالے بھی سب سے زیادہ ہیں۔ مشکوٰۃ شریف کی ایک حدیث پاک کا مفہوم ہے: "آپ نے فرمایا: میں محمدؐ ہوں، عبدالمطلب کا بیٹا۔ خداوند تعالیٰ نے مخلوق کو پیدا کیا اور اس مخلوق میں سے بہترین مخلوق (انسان) کے اندر مجھ کو پیدا کیا، پھر اس بہترین مخلوق یعنی انسان کے، خداوند تعالیٰ نے دو حصّے کیے (یعنی عرب اور عجم) اور ان دونوں حصّوں میں سے بہترین حصّہ (عرب) میں مجھ کو پیدا کیا، پھر خدا تعالیٰ نے اس بہترین حصّہ (عرب) کے قبائل بنائے اور ان قبائل میں سے بہترین قبیلہ (قریش) کے اندر مجھ کو پیدا کیا، پس میں (سب کے علاوہ) ذات حسب میں بھی تمام لوگوں سے بہتر ہوں اور خاندان کے اعتبار سے بھی بہتر ہوں"۔[14]

یقیناً حضورؐ باعتبار نسب بہترین انسان ہیں۔ وہ بہترین خاندان، بہترین قوم اور بہترین سرزمین سے تعلق رکھتے ہیں، ابوالامتیاز ع س مسلم حضورؐ کی اس حدیث کو اپنے شعر میں یوں بیان کیا ہے:

مَل کر جبین پہ چین سے سو جاؤں حشر تک

جو خاکِ پائے سیّد والا حَسب ملے[15]

ابوالامتیاز ع س مسلم نے حدیث کے ساتھ دلی جذبات کی عکاسی کس بہترین انداز میں کی ہے اور حضورؐ کے حسب و نسب کا ذکر کرتے ہوئے ان کی عظمت اور بڑائی کا اقرار کیا ہے۔ حضورؐ نے حجتہ الوداع کے موقع پر اس وقت موجود حاضرینِ حج، صحابہ کرام رضی اللہ تعالیٰ عنہم اجمعین کو مخاطب کر کے گواہی طلب کی اور مسلمان امت کی گواہی اللہ تعالیٰ کو پیش کی، آپؐ نے فرمایا: "لوگو! یومِ قیامت تم سے میری بابت دریافت کیا جائے گا تو کیا جواب دوگے۔" لوگوں نے کہا: ہم شہادت دیتے ہیں کہ آپؐ نے اللہ کا پیغام ہم تک پہنچا دیا۔ آپؐ نے رسالت و نبوت کا حق ادا کر دیا اور ہم کو کھوٹے اور کھرے کی پہچان بتا دی۔" آپؐ انگشتِ شہادت بار بار آسمان کی طرف اٹھاتے اور فرماتے: "اے اللہ گواہ رہنا تیرے بندے کیا شہادت دے رہے ہیں، اے اللہ گواہ رہنا یہ صاف اقرار کر رہے ہیں" اسی وقت جبرئیل امینؑ وحی لائے: آج میں پورا کر چکا تمارے لئے دین تمارا اور پورا کیا تم پر میں نے احسان اپنا اور پسند کیا میں نے تمارے واسطے اسلام کو دین"۔[16]

جناب ابوالامتیاز ع س مسلم نے بھی عشقِ نبی میں حضورؐ کے عملِ نبوت کی گواہی دی ہے۔ جذب و عشق کی صداقت کا اظہار لیے "حمد و نعت" کے مجموعے میں درج شعر اس گواہی کا ثبوت ہے:

دے رہا ہوں یہ شہادت یارسولؐ

تجھ سے سب پیغامِ حق پایا وصول[17]

یوں بے شمار شعری مثالیں ہیں جن میں احادیثِ مبارکہ کے ٹکڑے اور سنت و سیرت کے پہلو بیان کیے گئے ہیں۔ اس ضمن میں

ابوالامتیاز ع س مسلم نے صحیح بخاری، مختصر صحیح بخاری، مشکٰوۃ شریف اور صحیح مسلم جیسی حدیث کی معتبر کتابوں سے مدد لی ہے۔ابوالامتیاز ع س مسلم کا یہ تخلیقی عمل تخلیق کے ساتھ ساتھ تحقیقی ہو گیا ہے ڈاکٹر پروفیسر ریاض مجید تحریر کرتے ہیں: "حوالوں کے بارے میں یہ احتیاط سرسری انداز کا کام نہیں، نہ اس کو وقتی اور عارضی رویے کا عکاس کہا جا سکتا ہے۔مسلم صاحب کے ہاں یہ اندازِ حوالہ جات ان کا ایک مستقل رویہ اور عادت بن گئی ہے، یہ ان کی تخلیقی اندازِ شعر گوئی کے ساتھ ساتھ ایک تخلیقی اسلوبِ ذہنی کی بھی آئینہ دار ہے"۔[18]

مثالیں بے شمار ہیں اور فکری و معنوی خوبیوں کی گہرائی لیے ہوئے۔ابوالامتیاز ع س مسلم کو حضرت محمدؐ کی ذات سے جو گہری عقیدت اور وابستگی ہے اس کے پس منظر میں قرآنی علم اور اس کا مطالعہ ابوالامتیاز ع س مسلم کے اللہ تعالیٰ کی ذات پر کامل ایمان اور ایقان کے ساتھ ساتھ عشق باری تعالیٰ کی دلیل اور ثبوت پیش کر رہا ہے۔شاعر کے یہ مستند حوالے اپنی ذات میں قاری کے لیے جہاں تفہیم کے نئے در وا کرتے ہیں وہیں اس کی معلومات میں بھی گراں قدر اضافہ ہوتا ہے۔

حوالہ جات

---

[1] ڈاکٹر طاہر تونسوی، عرضِ مرتب، مشمولہ: شاعر لوح شیشہ دل (ابوالامتیاز ع س مسلم) مقبول اکیڈمی لاہور، 2009ء، ص13

[2] ابوالامتیاز ع س مسلم، نقطہ آغاز، "حمد و نعت" مقبول اکیڈمی لاہور، 2006ء، ص18

[3] القرآن، سورۃ الاحزاب 56:33

[4] ابوالامتیاز ع س مسلم، حمد و نعت، مقبول اکیڈمی لاہور، 2006ء، ص129

[5] پروفیسر ڈاکٹر ریاض مجید، "زبورِ نعت کا جائزہ" مشمولہ: زبورِ نعت از ابوالامتیاز ع س مسلم، مقبول اکیڈمی لاہور، 2008ء، ص45

[6] ابوالامتیاز ع س مسلم، زمزمۂ سلام، مقبول اکیڈمی لاہور، 2007ء، ص68

[7] القرآن، سورۃ العمران 31:3

[8] القرآن، سورۃ النجم 53:3-4

[9] ابوالامتیاز ع س مسلم، "زمزمۂ درود، "مقبول اکیڈمی لاہور، 2007، ص91

[10] ابوالامتیاز ع س مسلم، اللہ و رسولؐ، مقبول اکیڈمی لاہور، 1993ء، ص13

[11] القرآن، سورۃ البقرہ 269:2

[12] القرآن، سورۃ القمان 20:31

[13] مولانا محمد ندوی غازی پوری، مضرابِ یقین، مشمولہ: شاعر لوح شیشہ دل، مقبول اکیڈمی لاہور، 2009ء، ص266

[14] مشکٰوۃ شریف، نور محمد اصح المطابع و کارخانہ تجارت کتب، جلد2، ص353، حدیث 5479،

[15] ابوالامتیاز ع س مسلم، زبورِ نعت، مقبول اکیڈمی لاہور، 2008ء، ص222

[16] سورہ مائدہ 3:5 / رحمۃ العالمین، جلد اوّل، ص304

[17] ابوالامتیاز ع س مسلم، حمد و نعت، ص185

[18] پروفیسر ڈاکٹر ریاض مجید، "زبورِ نعت کا جائزہ" مشمولہ: زبورِ نعت از ابوالامتیاز ع س مسلم، مقبول اکیڈمی لاہور، 2008، ص46